Bookspoint.net

بچوں کے لیے دلچسپ، انوکھی، سبق آموز اور منفرد کہانیاں

23

خوفناک جن کا سایہ

New Stories

ماسٹر پبلشرز
المعراج سنٹر
22-اُردو بازار لاہور

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

23 بچوں کے لیے دلچسپ، انوکھی، سبق آموز اور منفرد کہانیاں

Master
NEW STORIES

خوفناک جن کا سایہ

مصنف
میاں نوید ناصر

RS: 6

ماسٹر پبلشرز
المعراج سنٹر 22-اُردو بازار لاہور فون: 042-37116363
موبائل: 0333-4224994
نیو وحید کاپی ہاؤس جامع مسجد روڈ ہارون آباد فون نمبر: 063-2253000

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

خوفناک جن کا سایہ

فریاد آباد نامی ایک گاؤں جڑانوالہ سے بیس کلومیٹر کے فاصلے پر آباد تھا۔ وہاں کرم دین نامی ایک شخص رہتا تھا۔ اس کی ایک بیٹی تھی جس کا نام بینش تھا۔ اور ایک بیٹا جو کہ بینش سے عمر میں تین سال چھوٹا تھا۔ جس کا نام فیضان تھا۔ بینش کی عمر اس وقت سولہ سال تھی۔ وہ باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز ادا کیا کرتی تھی۔ اس نے آٹھویں تک سکول کی پڑھائی بھی کی ہوئی تھی۔ اس وقت اس گاؤں میں صرف مڈل تک ہی سکول تھا ہائی سکول کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اسے اپنے گاؤں سے تیس کلومیٹر دور جانا پڑتا تھا اس لیے وہ ہائی سکول کی تعلیم حاصل نہ کر سکی۔ لیکن بینش بہت سلیقہ مند اور ذہین لڑکی تھی۔ اس کی ایسی تربیت میں زیادہ ہاتھ اس کی ماں کا تھا جس کا نام روبینہ بیگم تھا۔

روبینہ بیگم خود بھی پانچ وقت کی نماز ادا کرتی اور اپنی بیٹی کو بھی اس کی تلقین کیا کرتی تھی۔ بیٹی بالکل اپنی ماں کے نقش قدم پر چل رہی تھی۔ اور ایک دن گرمی کی وجہ سے بینش نے صبح کی نماز کمرے میں پڑھنے کی بجائے باہر صحن میں پڑھی۔ ابھی دن بھی نہیں چڑھا تھا۔ ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ وہ جائے نماز لپیٹنے لگی تھی تو ایک دم رک گئی اسے ایسے لگا جیسے اس کے سامنے سے کوئی گزرا ہو۔ ایک سایہ سا تھا۔ کون ہے۔ بینش آہستہ سے بولی۔

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

کیونکہ وہ ڈر گئی تھی۔

لیکن اسے کوئی جواب نہ ملا۔ اور سایہ دور ہو کر اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ خوف کے مارے بنیش کا دل بیٹھ گیا۔ اس نے جلدی سے جائے نماز کو لپیٹا اور بھاگ کر کمرے میں آ گئی جب ماں نے اس کی حالت دیکھی تو بولی۔ کیا بات ہے بیٹی۔ تم گھبرائی ہوئی اور خوف زدہ نظر آ رہی ہو۔ باہر کوئی ہے ماں۔ ایک سایہ سا میں نے اپنے سامنے سے گزرتے دیکھا ہے۔ بنیش جلدی جلدی بولی۔ اور روبینہ بیگم پریشان ہو کر بیٹی کا منہ دیکھنے لگی پھر آہستہ سے بولی۔

آباد گھر ہے بیٹی۔ تم ویسے ہی ڈر گئی ہو گی۔ تمہارا وہم ہو گا۔ آئندہ تم کھلے آسمان تلے نماز مت پڑھنا۔ جی بہتر ماں جی۔ بنیش ادب سے بولی۔ اور بات ختم ہو گئی۔ لیکن بات ختم نہیں ہوئی تھی کیونکہ بنیش نے بڑا واضح سایہ دیکھا تھا کوئی اس کے سامنے سے گزر کر گیا تھا۔ اور یہ اس کا وہم نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا اس کا پریشان ہونا قدرتی امر تھا۔ وہ ماں کی بات مان کر کچن میں آ گئی اور چائے بنانے لگ گئی۔ گھر میں دوسرے افراد چائے نہیں پیتے تھے۔ مگر وہ بنیش چائے پیتی تھی۔

فیضان عمر میں بنیش سے چھوٹا تھا وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھتا تھا۔ لیکن وہ صرف صبح کی نماز پڑھتا تھا۔ کیونکہ وہ مسجد میں قرآن پاک کی تعلیم بھی حاصل کر رہا تھا۔ مسجد میں جاتے ہوئے اس نے بہن کو سلام کیا اور بولا۔ باجی آج اتوار ہے۔ مسجد سے میں فارغ ہو کر گراؤنڈ میں چلا

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

جاؤں گا۔ کیونکہ آج ہمارا کرکٹ میچ ہے۔ بنیش مسکرا کر بولی۔ کیا تم نے بڑا ہو کر کرکٹر بننا ہے۔ بننا تو کسان ہی ہے۔ پھر یہ کرکٹ کیوں کھیلتے ہو۔ نہیں باجی یہ بات نہیں۔ ایک تو ورزش ہو جاتی ہے اور پھر یار دوست تعریف کرتے ہیں اور پھر میں کھیلتا بھی بہت اچھا ہوں۔

بنیش مسکرا پڑتی ہے اور فیضان یہ کہتا ہوا کہ ماں کو بتا دینا میں گھر تھوڑا سا لیٹ آؤں گا۔ مسجد چلا گیا۔ اور بنیش فیضان کے جانے کے بعد پھر سوچوں میں پڑ گئی۔ پھر اچانک اسے احساس ہوا کہ وہ کچن میں تنہا نہیں۔ اس نے گھبرا کر چاروں اطراف دیکھا اور پریشان ہو کر بولی۔ کون ہے۔ بتاؤ۔ کون ہو تم۔ کیوں پریشان کر رہے ہو مجھے۔ لیکن اسے کوئی جواب نہ ملا۔ اور تب اس نے پھر دیکھا جیسے کچن کے دروازے سے کوئی سایہ سا باہر نکلا ہو۔ اور بنیش کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ وہ خوفزدہ ہو گئی۔ سہم گئی۔ اس نے چائے کا کپ جو اس کے ہاتھ میں کانپ رہا تھا ایک طرف رکھ دیا۔ اور بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں آ گئی تھی۔ اور چارپائی پر لیٹ گئی تھی۔ وہ پریشان ہو گئی تھی۔ اس کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اس کی سانس پھول گئی تھی۔ اس نے اپنے دھڑکتے دل پر دونوں ہاتھ رکھ لیے تھے۔ اور خوف زدہ انداز میں دروازے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

اس کی ماں روبینہ بیگم نے اسے یہ کہہ کر تسلی دی تھی کہ اس کا وہم ہے لیکن یہ وہم نہیں تھا۔ دوسری بار اس نے اپنی کھلی آنکھوں سے اسے کچن کے دروازے سے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ اب یہ اس کا وہم نہیں ہو

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

سکتا تھا۔ دوسری طرف روبینہ بیگم خود پریشان تھی۔ کیونکہ بیٹی کو تسلی تو اس نے دے دی تھی۔ لیکن بیٹی کی بات کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔ لہٰذا کچھ سوچتے ہوئے کہ بنیش کچن میں چائے بنا کر پی رہی ہوگی۔ اسے مزید تسلی دینے کے لیے کچن کی طرف چل پڑی۔ کیونکہ بنیش اب بچی نہیں تھی جوان ہو رہی تھی۔ ایسے ہی بات نہیں کر سکتی تھی۔ اور نہ ہی وہ بزدل قسم کی لڑکی تھی۔

اس نے سوچا تھا کہ جا کر بیٹی سے مزید باتیں کرے اور اسے سمجھائے کہ آبادیوں میں جن بھوت نہیں ہوتے۔ لہٰذا اپنے وہم کو دل سے نکال دو۔ لیکن کچن تو خالی تھا۔ بنیش کچن میں نہیں تھی اور روبینہ نے دیکھا چائے کا کپ، جس میں چائے بھری ہوئی تھی وہیں رکھا ہوا تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ بنیش نے پینے کے لیے چائے بنائی تھی اور پیتے ہوئے وہیں چھوڑ گئی تھی۔ اس نے پوری چائے نہیں پی تھی۔ چائے کا کپ آدھے سے زیادہ تھا۔ روبینہ پریشان ہو کر اس کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ جب بنیش کے کمرے میں داخل ہوئی۔ تو بنیش کو بستر پر آلتی پالتی مارے بیٹھے دیکھا۔ اس کا وجود تنا ہوا تھا۔ اور آنکھیں چڑھی ہوئی تھیں۔ اس کا چہرہ سرخ انگارہ ہو رہا تھا۔ اچانک وہ بولی۔

اے بڑھیا۔ باہر چلی جاؤ۔ ورنہ میں تجھے مار دوں گا۔ روبینہ کو بیٹی کی آواز میں ایک مرد کی گرج دار آواز سنائی دی۔ اور روبینہ پوری جان سے لرز گئی۔ اس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ وہ خوف زدہ نظروں سے بیٹی کو دیکھ

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

رہی تھی۔ جو مردانہ آواز میں اسے حکم دے کر گھورے جا رہی تھی۔ تب روبینہ ڈرتے ڈرتے بولی۔ بیٹی یہ مردانہ آواز میں بات کیوں کر رہی ہو۔ یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم نے سنا نہیں باہر جاؤ۔ بنیش کے ہونٹوں سے خوف ناک مردانہ آواز ابھری اور روبینہ باہر کی طرف بھاگ اٹھی۔ باہر صحن میں آ کر وہ دل پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ گئی اس کا خاوند کرم دین کھیتوں میں جا چکا تھا۔ اس کی واپسی شام تک ہونا تھی۔

روبینہ کی عقل کام کرنا چھوڑ گئی اس کی عقل میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے کیا کرے۔ روبینہ کی آنکھوں سے مسلسل آنسو نکلے جا رہے تھے۔ کبھی وہ سوچتی کہ کھیتوں میں اپنے خاوند کے پاس چلی جائے لیکن پھر خیال آتا کہ بیٹی کو اس حال میں چھوڑ کر کیسے چلی جائے۔ اگر اس کے جانے کے بعد اس کی بیٹی کو کچھ ہو جائے تو وہ کیا کرے گی۔

روبینہ ایک دفعہ پھر اپنی بیٹی کے کمرے کی طرف جاتی ہے۔ روبینہ آہستہ آہستہ کمرے کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہے کہ اچانک اسے بیٹی کے ہنسنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ اس آواز میں بھی روبینہ کو ایک مرد کے ہنسنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ روبینہ بہت گھبرا گئی تھی۔ لیکن وہ کمرے کی طرف مسلسل بڑھے جا رہی تھی۔ اور جب کمرے کے دروازے پر جا کر کھڑی ہوتی ہے تو کیا دیکھتی ہے کہ اس کی بیٹی کے بال بکھرے ہوتے ہیں، آنکھیں اس کی بہت ڈراؤنی اور چہرے پر بہت زیادہ غصہ دکھائی دے رہا تھا۔

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

پھر بنیش دوبارہ چلا اٹھتی ہے اور روبینہ سے کہتی ہے کہ اے بڑھیا تو پھر دوبارہ آ گئی ہے۔ لگتا ہے کہ تجھے اپنی بیٹی کی زندگی پیاری نہیں ہے۔ میں تمہیں پھر دوبارہ کہتا ہوں کہ یہاں سے بھاگ جا ورنہ میں تیری بیٹی کا وہ حشر کروں گا کہ تو اسے دیکھ بھی نہیں پائے گی۔ روبینہ کی تو جیسے چیخ نکلتے نکلتے رک جاتی ہے اور وہ منہ پر ہاتھ رکھے واپس صحن میں آ جاتی ہے۔ روبینہ کی سانس بہت پھولی ہوئی تھی۔ اور اس کے حلق سے آواز بھی باہر نہیں آ رہی تھی۔ روبینہ اس قدر خوفزدہ ہو گئی تھی کہ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے اور اپنی اس مصیبت کو کس کے سامنے بیان کرے۔

روبینہ اللہ رب العزت کے حضور گڑگڑا کر دعائیں کرنا شروع ہو جاتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ اے میرے رب میری بیٹی کی حفاظت فرما۔ اسے اس مصیبت ناگہانی سے نجات دے۔ تو ہی سب کا خالق و مالک ہے۔ میری بیٹی ہمیشہ تیری عبادت میں مصروف رہتی ہے۔ اور تو ہی سب کی حفاظت کرنے والا ہے۔ ہر کسی کا دکھ درد دور کرنے والا ہے۔ اے میرے پروردگار میری بیٹی کو اس منحوس سے نجات دے دے۔

روبینہ دعا مانگ کر فارغ ہی ہوتی ہے کہ اچانک وہ اٹھتی ہے اور گھر سے باہر کی طرف بھاگ نکلتی ہے اور سیدھا مسجد کی طرف چلی جاتی ہے۔ جہاں مولوی امانت علی رہتے تھے۔ مسجد کے برابر میں اس کا گھر تھا۔ روبینہ سیدھی ان کے گھر جا گھسی اور ان کی بیوی سے مولوی صاحب سے ملنے کی خواہش کی۔ جب اس کی مولوی امانت علی سے ملاقات ہوئی تو

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

روبینہ نے روتے ہوئے انہیں واقعہ بتا دیا۔تب مولوی صاحب کچھ غور فرماتے ہوئے بولے۔روبینہ بہن۔آپ کی بیٹی پر کوئی آسیب نے سایہ ڈال دیا ہے۔کسی جن نے قبضہ کرلیا ہے۔روبینہ رونے لگ جاتی ہے اور مولوی صاحب سے کہتی ہے کہ مولوی صاحب اب آپ ہی بتائیں کہ اس جن یا بدروح سے کس طرح چھٹکارا حاصل کیا جاسکتا ہے۔میری تو سمجھ میں کچھ بھی نہیں آرہا ہے۔

مولوی صاحب روبینہ کو دلاسہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ بہن آپ گھبرائیں مت اسی گاؤں میں ایک بزرگ ہستی ہے جن کا نام نور دین ہے۔وہ جنوں بھوتوں کو قابو کرنے کا عمل جانتے ہیں۔کیونکہ یہ کام میرے بس کا نہیں میں تو سیدھا سادہ انسان ہوں۔نماز پڑھاتا ہوں اور اللہ توبہ کرلیتا ہوں۔لہٰذا تم اس انسان کے پاس چلی جاؤ۔

پھر مولوی صاحب کو نجانے کیا ترس آیا وہ خود انہیں ساتھ لے کر اس بزرگ کرم دین کے پاس جا پہنچا۔سلام کرنے کے بعد بولا۔سرکار یہ اپنے گاؤں کی روبینہ بہن ہے۔ماں بیٹی پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہیں۔ایک نیک عورت ہے۔ان کی بیٹی پر آسیب کا سایہ ہے۔اور آج ہی یہ واقعہ ہوا ہے۔یہ میرے پاس آئی تھیں۔لیکن میرے بس میں کچھ نہیں۔اس لیے حاضری دی ہے کہ کچھ مدد فرمائیں۔بزرگ چند لمحوں تک روبینہ کو دیکھتے رہے۔سفید لباس،سفید سفید داڑھی اور سفید ہی تسبیح لیے ہوئے تھے۔ان کا چہرہ بڑا نورانی تھا۔اور نورانی ہونے کے ساتھ ساتھ گلابی تھا۔

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور کچھ دیر بعد آنکھیں کھول کر بولے۔ کس نے کہا تھا کھلے صحن میں نماز پڑھا کرے۔

روبینہ نے پریشان ہو کر بزرگ کی طرف دیکھا اور بولی۔ شاید اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ لیکن غلطی تو ہو گئی۔ لیکن یہ اتنی بڑی غلطی نہیں۔ ایسا ہو جاتا ہے۔ ہم نے اسے دیکھ لیا ہے۔ وہ گاؤں میں نیا نیا آیا ہے۔ شرارتی ہے۔ دھاگہ دم کر دیتے ہیں بیٹی کے گلے میں ڈال دینا۔ پھر زیادہ تنگ نہیں کرے گا۔ بس گھبراؤ نہیں۔ اور بیٹی کو سمجھا دینا اور شام مغرب کے بعد اسے ہمارے پاس لانا۔ خدا بہتر کرے گا اور پریشان مت ہو۔

اتنا کہہ کر نور دین نے دھاگہ دم کر دیا اور روبینہ کو دے دیا اور بولے۔ اس دھاگے کو بیٹی کے گلے میں ڈال دینا۔ اور اسے کہنا کہ ہر نماز کے بعد درود شریف کثرت سے پڑھا کرے خود۔ میرا خدا اس پر رحمت کر دے گا۔ ہم بھی کوشش کریں گے وہ بچی کو زیادہ تنگ نہ کرے۔ روبینہ نے دھاگہ لے لیا اور اسے دوپٹے کے پلو سے باندھ لیا اور روتی آنکھوں کے ساتھ بزرگ کا شکریہ ادا کیا اور مولوی امانت علی کے ساتھ واپس لوٹ آئی۔

روبینہ جب گھر پہنچی تو بیٹی کو کچن میں کام کرتے دیکھا جو برتن دھو رہی تھی۔ اور درست حالت میں تھی۔ روبینہ نے بیٹی کو سینے سے لگا لیا اور بولی۔ تم ٹھیک ہو نا بیٹی۔ مجھے کیا ہوا تھا۔ اور پھر تم اماں گھر اتنی صبح کہاں چلی گئی تھی۔ میں تو پریشان ہو گئی تھی۔ شاید نماز کے بعد میری آنکھ لگ گئی تھی

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

اور میں کچھ دیر کے لیے سو گئی تھی۔ روبینہ نے پھر ایک بار بیٹی کو سینے سے لگا کر اس کا سر منہ چوما اور بولی۔ یہ دھاگہ لو اور اسے اپنے گلے میں پہن لو۔ یہ کہاں سے لائی ہو۔

ایک بزرگ ہیں۔ انہوں نے دیا ہے اگر کسی پر کوئی سایہ آجائے یا کسی آسیب کا شکار ہو جائے تو اس دھاگے میں اس کے لیے شفا ہے۔ بنیش ماں کی بات سن کر حیران ہوئی اور بولی۔ لیکن ماں مجھے کیا ہوا۔ نماز پڑھتے وقت ایک سایہ دیکھا تھا تو ڈر گئی تھی۔ اور اتنا کہ کر وہ ذہن پر زور ڈال کر کچھ سوچنے لگی لیکن اسے کچھ زیادہ یاد نہ آیا۔ لیکن روبینہ نے دھاگہ اس کے گلے میں ڈال دیا اور محبت سے بولیں۔

بیٹی تم پر کسی جن کا سایہ پڑ گیا ہے۔ تم آسیب زادی ہو گئی ہو۔ یہ دھاگہ دینے والے بزرگ نے بتایا ہے وہ فرما رہے تھے کہ جو بھی تمہیں تنگ کر رہا ہے اس سے نمٹ لیں گے۔ اور اب انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر نماز کے بعد درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھا کرو خدا بہتر کرے گا۔ بنیش نے ایک گہری سانس لی اور بولی۔ مجھے تو بس اتنا یاد ہے کہ نماز پڑھتے وقت جب اٹھنے لگی تھی تو میں ڈر گئی تھی۔ ایسے لگا تھا جیسے کوئی سایہ سا سامنے سے گزرا ہو۔ اور میں ڈر گئی تھی۔ پھر میں نے آپ کو بتایا تھا اور آپ نے مجھے تسلی دی تھی۔ پھر مجھے یاد ہے کہ میں کچن میں چائے بنانے گئی تھی۔ اور وہ سایہ مجھے چائے پینے کے دوران بھی نظر آیا تھا۔ اور میں ڈر کر کمرے میں آ گئی تھی۔ میں بستر پر بیٹھ گئی تھی۔ پھر کیا ہوا مجھے یاد نہیں۔

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

شاید میں سوگئی تھی۔آپ نے مجھے تسلی دی تھی کہ یہ میرا وہم ہوگا۔

روبینہ نے پھر ایک بار بیٹی کو پیار کیا اور بولی۔کوئی بات نہیں۔ اب تمہیں یہ جن زیادہ تنگ نہیں کرے گا۔مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد ہم دونوں ماں بیٹی اس نیک بزرگ نوردین کے پاس چلیں گئیں۔کیونکہ اس نے بلوایا ہے۔اور تب بنیش نے سر ہلا دیا۔دوپہر کو جب روبینہ کا خاوند کرم دین گھر آیا تو بیوی نے اپنے شوہر کو گھر میں ہونے والے حالات سے اسے باخبر کیا۔تو بنیش کا باپ پریشان ہوگیا۔

بیوی نے شوہر کو بہت زیادہ پریشان دیکھا تو بولی۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔مولوی امانت علی نے جس نیک بزرگ کا پتا بتایا اور ساتھ لے گیا وہ بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔اللہ والے ہیں۔انہوں نے تسلی دی ہے کہ وہ خود سب سنبھال لیں گے۔کیونکہ آپ کی بیٹی آسیب زدہ ہوگئی ہے۔کوئی ہوائی شے اس پر قبضہ کر بیٹھی ہے۔اور وہ خدا کے فضل سے سب ٹھیک کر دیں گے۔ایک باپ اپنی جوان بیٹی کے بارے اس قدر خوف ناک باتیں سن کر پریشان ہوگیا اور اسے احساس ہوا کہ اس کی بیوی نے کس قدر بیٹی کے لیے بھاگ دوڑ کی ہے۔

اور وہ کھیتوں میں صرف کام کرتا رہا۔اسے اپنی بیٹی پر بڑا پیار آیا۔اور سوچا کہ اس کے کمرے میں جا کر اسے دیکھے اور سینے سے لگائے۔لیکن پھر یہ سوچ کر اس کے پاس نہیں گیا کہ بیٹی باپ کی ہمدردی پا کر دل چھوٹا نہ کرے۔لہٰذا اس نے اپنے دل پر پتھر رکھ لیا اور اپنے رب

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

سے دعا کی کہ میرے پاک رب، رب ہمارے حق میں بہتر فرمائے، اور وہ تو ہی ہے جو سب کو رزق اور عزت دیتا ہے اور وہ تو ہی ہے جو ہر انسان کو شفا دیتا ہے۔ تو رحیم ہے تو کریم ہے میری بیٹی کو شفا دے۔ وہ تو بہت معصوم ہے۔ اس کی جان چھڑا دے۔ (آمین)

اور یوں دونوں میاں بیوی خدا سے دعا مانگ کر جیسے مطمئن ہو گئے ہوں۔ جیسے انہیں اپنے رب پر، اپنے رب کی ذات پر پورا ایمان ہو، بھروسہ ہو کہ وہ ان کی بیٹی کو اب شفا دے دے گا۔ اور یہی نیک بندوں کا کام ہوتا ہے۔ ایمان ہوتا ہے۔ کہ صدق دل سے اپنے اچھے کاموں کو، ان کا صلہ لینے کے لیے اپنے رب پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان کا رب جو ساری دنیا کا رب ہے اپنے بندوں کو مایوس نہیں کرتا۔ کیونکہ رب العزت اپنے بندوں سے بہت پیار کرتا ہے۔ ایک ماں سے بھی ستر گنا زیادہ۔

بنیش کا باپ، جب بیٹی کے کمرے میں اپنی بیوی کے ساتھ گیا تو وہ بے خبر سو رہی تھی اور دونوں میاں بیوی واپس آ گئے۔ تب روبینہ کا شوہر بولا۔ کیا مغرب کے وقت میں بھی تم لوگوں کے ساتھ اس بزرگ ہستی کے پاس چلوں۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ تم فکر مت کرو۔ میں بنیش کو لے کر چلی جاؤں گی۔

کیونکہ بزرگ میاں سے بات نہیں کی ہوئی اس لیے تم نہ جانا۔

اور پھر ایسا ہی ہوا۔ شام کو مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد روبینہ نے بیٹی کو تیار کیا اور خدا کا نام لے کر گھر سے نکل گئی۔ بنیش کا باپ گھر میں تھا اس

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

نے پھر اپنے رب سے بیٹی کے لیے دعا کی تھی۔ کیونکہ وہ کھیتوں سے واپس گھر آچکا تھا۔ لہٰذا وہ بیٹی اور بیوی کے جانے کے بعد خدا سے دعائیں کرنے لگا۔

ادھر دونوں، ماں بیٹی سروں پر اپنی اپنی چادر لیے باوضو ہو کر اس نیک ہستی، نیک بزرگ نوردین کے پاس جا پہنچیں۔ دعا سلام کے بعد، دونوں باادب ہو کر سامنے بیٹھ گئیں۔ نوردین بزرگ نے بنیش کی طرف بغور دیکھا اور مسکرا کر بولے۔ تم تو بہت نیک بچی ہو۔ اس کم بخت نے خوانخواہ تم کو پکڑ لیا۔ بہرکیف ہم نے یہ ایک تعویز تیار کر دیا ہے۔ اسے صاف چمڑے میں جڑا کر بازو پر باندھ لو۔ وہ اب تمہارے قریب نہیں آئے گا۔ اور تم پانچوں وقت نماز کے بعد کثرت سے درود شریف پڑھا کرو اتنا کہہ کر وہ چپ ہو گئے۔ آنکھیں بند کر لیں۔ اور کچھ پڑھتے رہے پھر انہوں نے آنکھیں کھولیں اور بنیش کو پھونک ماری اور بولے۔ جاؤ بیٹی۔ خدا تمہاری حفاظت کرے گا اس کے پاک کلام میں بہت طاقت ہے۔ اس سے بڑی طاقت اس دنیا میں کوئی نہیں۔ جاؤ۔ شاباش۔

اور پھر دونوں، ماں بیٹی نے بڑے ادب سے بزرگ کو سلام کیا اور واپس گھر آ گئیں۔ گھر آنے سے پہلے روبینہ نے ایک موچی سے بزرگ کے دیئے ہوئے تعویز کو چمڑے میں بند کروالیا تھا۔ اور راستے میں ہی بیٹی کے بازو پر باندھ دیا تھا۔ جب دونوں گھر پہنچیں تو دینو۔ بنیش کا باپ بے تابی سے بولا۔ کیا سب ٹھیک ہو گیا۔ ہاں سب ٹھیک ہو گیا۔ خدا

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

نے اپنا کرم کر دیا۔ روبینہ نے شوہر کو تسلی دی۔ اور تب کرم دین نے اپنی بیٹی بنیش کے سر پر محبت سے ہاتھ رکھا اور بولا۔ گھبراؤ مت بیٹی، خدا تجھے اپنی امان میں رکھے گا۔ جو نیک لوگ ہوتے ہیں خدا ان کی خود مدد فرماتا ہے۔ اور تم کسی قسم کی فکر مت کرنا۔

نہیں بابا۔ مجھے اپنے رب پر پورا بھروسہ ہے۔ اس کے کلام پر میرا ایمان ہے اس لیے مجھے ڈر، خوف نہیں۔ آج جس بزرگ سے مل کر آ رہی ہوں۔ وہ بہت نیک ہستی ہیں۔ اللہ والے ہیں جب انہوں نے شفقت کا ہاتھ سر پر رکھ دیا ہے تو مجھے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ شاید۔ بیٹی کا جواب سن کر دونوں میاں، بیوی بہت خوش ہوئے اور بنیش کام کرنے کے لیے کچن میں چلی گئی۔ اس نے سبزی بنانا شروع کر دی تھی کیونکہ رات کا کھانا وہ اپنی ماں سے مل کر بنایا کرتی تھی۔ حالانکہ راستے میں اس کی ماں نے کہا بھی تھا کہ وہ آج اس کا ہاتھ نہ بٹائے بلکہ آرام کرے۔ لیکن بنیش نے یہ کہا تھا کہ ماں کام نہ کرنے سے الجھن ہوتی ہے۔ کام کرنے اور تمہارے ساتھ مل کر گھر کا کام کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ میں اسی طرح کام کروں گی جیسا کہ ہر روز کرتی ہوں۔

پھر رات کا کھانا تینوں نے مل کر کھایا تھا۔ عشاء کی نماز کے بعد بنیش سونے کے لیے اپنے کمرے میں آئی۔ پھر شاید آدھی رات کو اس کی آنکھ کھلی تھی۔ اسے ایسے لگا تھا جیسے اس کی گردن پر کسی کا ہاتھ آیا ہو۔ لہٰذا اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دی تھیں۔ گھپ اندھیرے میں روشندان

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

سے چاند کی روشنی کمرے میں آ رہی تھی۔ جس سے کمرے کی ہر شے نظر آ رہی تھی۔ اور حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ اس کے سامنے ایک نوجوان کھڑا تھا۔ کون ہو تم، بنیش گھبرا کر بستر سے اٹھ گئی کیونکہ اس کا پورا وجود کانپ اٹھا تھا۔

میرا نام زباٹا ہے۔ اور میں ایک جن ہوں۔ یہ دھاگہ جو تم نے گلے میں پہن رکھا ہے مجھے دے دو۔ پھر میں چلا جاؤں گا۔ بنیش جو خوفزدہ ہو کر کانپ رہی تھی بولی۔ نہیں یہ میں نہیں دوں گی۔ تو پھر میں تمہیں مار ڈالوں گا۔ زباٹا نے اسے خوف ناک انداز میں دھمکی دی۔ اور بنیش غریب پوری جان سے لرز اٹھی۔ اس کا ہاتھ دھاگہ اتارنے کے لیے گریبان تک گیا تھا کہ اس کے کانوں میں ایک آواز ابھری۔ نہیں بیٹی اس کو دھاگہ اتار کر مت دینا۔ یہ تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔ اور یہ آواز اس بزرگ کی تھی جو بنیش نے صاف پہچان لی تھی۔ لہٰذا اس کا ہاتھ گریبان تک جاتے ہوئے رک گیا۔ چلو اتار کر دو۔ سوچ کیا رہی ہو۔ زباٹا غصے سے بولا۔

اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھیں۔ اور وہ اسے گھور رہا تھا۔ اور بنیش نے بزرگ کی آواز سن لینے کے بعد اپنے ارادے کو مضبوط کیا اور بولی۔ نہیں۔ میں یہ دھاگہ تمہیں نہیں دوں گی۔ تو میری جان لینا چاہے تو لے لے۔ کیونکہ یہ جان میرے خدا کی امانت ہے۔ ہر شے پر وہی قادر ہے۔ لہٰذا تو میری جان نہیں لے سکتا۔ اور بھاگ

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

جاؤ۔ ورنہ نقصان اٹھائے گا۔

کیوں بکواس کر رہی ہو۔ میں ایک جن ہوں۔ تمہارا چہرہ بگاڑ دوں گا۔ لا یہ دھاگہ اتار کر مجھے دے دو۔ تمہیں کہا ہے نا کہ نہیں دوں گی۔ بنیش کانپتی آواز میں بولی۔ زباٹا نے اسے سخت نظروں سے گھورا اور بولا۔ تو بہت نقصان اٹھائے گی۔ تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میرے پاس اپنے رب کے پاک کلام کی طاقت ہے۔ اور میرا رب وہی ہے جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہر جاندار اور بے جان شے کو اسی نے پیدا کیا۔ وہ میرا رب پوری دنیا کا رب ہے۔ جا چلا جا۔ اور میرا پیچھا چھوڑ دے۔ تمہیں یہ دھاگہ نہیں دوں گی۔

اور زباٹا اسے گھورتے ہوئے غائب ہو گیا اور بنیش نے ایک گہری سانس لی۔ وہ سمجھ گئی کہ جن اس سے شکست کھا گیا ہے۔ اور سمجھ گیا ہے کہ اس کی دال نہیں گلے گی۔ اس نے اپنے گھر والوں کو نہیں اٹھایا۔ اسے بزرگ کے الفاظ یاد آ رہے تھے جو انہوں نے کہے تھے بیٹی اسے دھاگہ مت دینا۔ کیونکہ یہی دھاگہ تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔ اور بنیش مسکرا پڑی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ پاک کلام نے اس جن سے اس کی جان بچالی۔ وہ اسی وقت اٹھی اس نے باہر آ کر وضو کیا۔ اور دو نفل شکرانے کے پڑھنے کے لیے کمرے میں جائے نماز بچھائی۔ جو لوگ خدا پر اور اس کی پاک کتاب پر ایمان رکھتے ہیں وہ ہمیشہ فائدے میں رہتے ہیں۔

☆.....☆.....☆

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books

Bookspoint.net

ماسٹر پبلشرز کی منفرد اور بہترین کتب

نعتیں	لطیفے	رنگین کہانیاں
ایس۔ایم۔ایس	کلرنگ بکس	شاعری
پشتو اردو بول چال	انگلش اردو بول چال	عربی اردو بول چال
ٹو دی پوائنٹ انگلش	خزانہ معلومات	تحفہ معلومات
عتیق ٹیچر	بول چال کی کتب	اسپیکنگ کورس
اسلامی کہانیاں	اخلاقی کہانیاں	ڈراؤنی کہانیاں
معلوماتی کتب	علاج کی کتب	کھانے کی کتب
ماہیے ٹپے	گیت ترانے	ماسٹر ایزی ٹینس کی کتب
مہندی کے ڈیزائن	بیوٹی کی کتب	سکول ڈائریاں

ہول سیل ریٹ پر کتب حاصل کرنے کے لیے تشریف لائیں

نیو وحید کاپی ہاؤس جامع مسجد روڈ ہارون آباد فون نمبر: 063-2253000

ماسٹر پبلشرز

المعراج سنٹر 22-اُردو بازار لاہور
فون: 042-37116363
موبائل: 0333-4224994

Bookspoint.net

Download & Read online Urdu Digests,Urdu Books,Novels,Islamic Books